اے جہان منتظر خوش باش کاند و لستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸
آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان
قیمت از معاونین صہ
قادیان میں عہ
جلد (۶)
فی پرچہ ۲ر
قیمت از غرباء و طلباء و غیر مذاہب عہ ۱۲ر
گورنمنٹ
نمبر (۵۰)
اوزیقہ للعہ
مورخہ ۶ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء
بروز جمعرات
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی
Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے سونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ‌ ‌ ‌ مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم ‌ ‌ ‌ ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست ‌ ‌ ‌ بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ‌ ‌ ‌ دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن ‌ ‌ ‌ جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام ‌ ‌ ‌ ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ‌ ‌ ‌ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود ‌ ‌ ‌ آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال ‌ ‌ ‌ وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست ‌ ‌ ‌ ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است ‌ ‌ ‌ منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است ‌ ‌ ‌ منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین ‌ ‌ ‌ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ‌ ‌ ‌ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب ‌ ‌ ‌ نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـہ
معاونین درجہ اول جن کو ۴ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ےعہ
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ... کے اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیکھی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ... بنام مینیجر ...

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ پر لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں رہنا پڑا اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہو سکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے اس جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جاوے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبار کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہایت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہایت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالیٰ جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرماوے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جان میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپور تھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکر گذار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلا لیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے ہر فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا بڑا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا سنا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

مسافر خانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافر خانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافر خانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطر خواہ بناوے گی۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو ہمارے چندہ جات میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک

تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ ۔ ذیقعد ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ وقت صبح ساڑھے پانچ بجے ۔

۱ ۔ انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب ۔

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے ۔

۲ ۔ انہم ما صنعوا ھو کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ ۔

ترجمہ ۔ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہو گا ۔

۳ ۔ انت منی بمنزلۃ روحی ۔

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے ۔

۴ ۔ انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے ۔

۵ ۔ جاء الحق و زھق الباطل ۔

ترجمہ ۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا ۔

بدر میں خبریں ہوا کرینگی

بدر میں خبروں کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب میں بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہیں جن میں بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضروری قرار دیا گیا ہے ۔ کہ بدر میں دنیوی خبریں ہوں ۔ اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبریں ہوں ۔ اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبروں کیواسطے الگ اوراق لگائے جائیں ۔ یا انہیں اوراق میں سے خبروں کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاویں ۔ اکثر دوستوں کی تو یہ رائے ہے ۔ کہ اوراق الگ لگائے جاویں اور قیمت زیادہ کی جاوے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائے گا ۔ تو وہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام میں دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا ۔ بعض دوستوں کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شائد بعض دوستوں کے واسطے مشکل ہو جائے میں ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں ۔ کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہیں ان میں سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا ۔ اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑھائے جاویں ۔ ان میں نہ صرف سادہ خبریں ہوں بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو ۔ اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہوں مثلاً سودیشی ۔ تقسیم بنگالہ کانگریس ایسے امور میں بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین ایڈیٹوریل یا نامہ نگاروں کے خطوط کے رنگ میں ہوں ۔ ان امور کے واسطے چار صفحوں سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے ۔ اس صورت میں اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا ۔ اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے سے کے مبلغ للعہ ہو گی لیکن میرا خیال ہے ۔ کہ اس میں اتنی سہولت اور رکھی جائے ۔ کہ جو دوست خبروں کے اوراق کو نہ لینا چاہیں وہ وہی قیمت مبلغ سے ادا کریں ۔ اگرچہ اس میں دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کھولے جاویں اور چٹیں بھی الگ الگ چھاپی جاویں ۔ تاہم غریب لوگوں کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ میں ہی بھیجتا رہے ۔ جنمیں خبروں کے اوراق درج نہوں گے ہاں جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکیں ان کیواسطے یہ سہولت بھی میں رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی قیمت سال میں دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کریں تا کہ ان کے نام وی پی نہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جاوے اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہو گا اور یہی پرچہ احباب کیخدمتمیں بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا ۔ جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں وہ فوراً مطلع فرماویں تا ایسا نہو کہ وی پی واپس آئے اور کارخانہ کو نقصان پہونچے

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲ و ۳ و ۴ دسمبر کو منعقد کیا تھا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تھا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے دو گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کی طرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تھا۔ اور انہیں کا مکان تھا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تھا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بد تہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تھا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تھا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجائش تھی۔ باوجود فیس بہر ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تھا

سناتن دھرم پہلی تقریر ایک سناتن دھرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت ستھراپرسی صاحب تھا پنڈت صاحب نے جب اثنائے تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بُری طرح ہنسنا اور کھانسنا شروع کیا اور شور و غل مچا دیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت ایسے ہی شور و غل کے سبب ختم ہو گیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بد اخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں۔ وید کے مذہبی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالیٰ کا آسمان پر ہونا وغیرہ امور لکھے ہیں ایسا ہی وید میں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ بے سمجھی کے باعث ہے، ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ وید سے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کر دیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی ان کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اُٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے اور دوسرے پادری ٹھاکر داس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقائد اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکر داس کوئی پُرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے جن کے نزدیک بائیبل منفذ الہام الٰہی اور اس کے سوائے اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جائے تو ان معنوں سے یہ بات درست ہو سکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکھلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج بتلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکھائے۔ مر کر جی اٹھا۔

پادری ٹھاکر داس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ یہ لیا درج میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہو کر بولے (بھلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن عہد نامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تھا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائیبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے) عیسیٰ سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہو گیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بُت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائیبل کے مذہب اور اجرا میں الٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شری پرکاش دیوجی نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے۔ الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی اُستاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالیٰ کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کر کے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مثلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکھ اٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زائد خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائے گا۔ جس میں آریوں کی نکتہ چینی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سرخیاں یہ ہیں:۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات۔ قوتوں اور روحوں کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے۔ پھر شکریہ گورنمنٹ الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگوں کی تقسیم یہ ہو سکتی ہے۔

(۱) منکران صانع عالم۔ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہیں۔

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہیں مانتے۔ جب خدا اور بندہ کی روح میں کوئی ربط نہیں۔ تو پھر الہام ناممکن ہے

(۳) جو کہتے ہیں کہ انسان کے دل میں جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہیں کہ قوئے انسانی کافی ہیں ضرورت الہام نہیں۔

(۵) جو کہتے ہیں۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہیں۔

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم میں ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہیں کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے کامل نبی تھے۔ آریوں سے ہماری صلح اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو مقدس اور پیغمبر مان لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی مقدس اور نبی مان لیں تا جس اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اس میں وہ بھی شریک ہو کر اس تفرقہ کو دور کریں۔ جو ملک کو کھاتا جاتا ہے ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہیں لیا ہو سچی صلح اور کینوں کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتاروں اور رشیوں کو صادق مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لیں اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کر دیں (آریوں نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر میں تمام انبیاء کے حق میں گندی گالیوں کے ساتھ سخت بے حیائی سے مونہہ کھولا اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے جگر پاش پاش کر دیئے۔ افسوس! ایڈیٹر) قرآن شریف میں مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہیں۔ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانوں کو سخت دکھ دیا اور ان کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکال دیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانوں کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دیگئی۔ مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیگئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر میں مظلوم ٹھہر چکے تھے۔ علاوہ اس کے اسلام میں جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبویہ میں پیشگوئی ہے۔ کہ جب مسیح موعود آوے گا۔ تو وہ دنیا میں صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا۔ یعنی ملا لوگوں کی غلط کاریوں سے جو دینی جنگ کئے جاویں گے ان کی رسم دور کرے گا۔

خدا کے کلام میں یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو۔ پھر الہامی کتاب میں الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے۔ کسی کتاب کا صرف پرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ میں صرف اُسی کتاب کے حق میں ڈگری ہوگی جو انسانی کلام کے مقابل پہ کوئی مابہ الامتیاز پیش کرے۔ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیاں دیگر کتب میں پہلے زمانہ میں ہوں لیکن موجودہ حالت کے لحاظ سے اس شاہی قلعہ کی طرح ہیں جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس میں سے کوچ کر گئی ہے۔ قرآن شریف میں امتیازی خوبیاں یہ ہیں (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔ میں ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں۔ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آ گئے۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہیں معجزات میں سے ہے۔ میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہیں بلکہ بعض نئی باتیں بھی ہیں اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلے آنے والا ہے۔ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دنیا کے لوگ خدا سے ڈریں اور توبہ کریں تو یہ آفات ٹل بھی سکتی ہیں کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکموں کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤں کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ لوگ مسلمان ہو جائیں کیونکہ مذہبی غلطیوں کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ لوگ بدچلنی سے باز آویں۔ پاک نبیوں کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آویں غریبوں پر ظلم نہ کریں۔ صدقہ خیرات کریں۔ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کریں۔ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دیں۔ امن وہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچیں خدا سے ڈریں۔ ویسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۷ سال پہلے میں اکیلا اور گمنام تھا۔ جب خدا نے مجھے کہا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بنا دوں گا اور دور دراز لوگ تیرے پاس آویں گے۔ بعض نشان قادیان کے آریوں نے خود مشاہدہ کئے ہیں جن کے لالہ ملاوامل آریہ اور شرمپت آریہ گواہ ہیں۔ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں یہ دعوےٰ رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشانوں اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو میں خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۳)۔ خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی۔ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا۔ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے۔ جو سخت دشمن تھے۔ اگر یہ معجزہ واقع نہ ہوا ہوتا۔ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیوں خاموش بیٹھے رہتے۔

۳۔ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلےٰ خوبیوں میں اس کی تعلیم ہے۔ جو انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی راہ بتلائی ہے۔ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاویں۔ اور اس کی رضا، خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جاویں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا میں ہیں۔ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پا لیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے۔ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے۔ نجات رکھا جاتا ہے۔ اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں۔ جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے۔ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے۔

ہمارا اور ان بزرگوں کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں یہ چشمدید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے۔ کہ قرآن شریف اور

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے کہ آہستہ آہستہ خدائے یگانہ واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے (اخیر میں تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق میں ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریوں کیطرف سے مضمون تھا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہیں کیا تھا آریوں کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب میں کیا بیان کروں کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تھا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نیک اور ولی اور پیغمبر مانتے ہیں تم ہمارے بزرگوں کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کر کے ہمارے دل نہ دکھاؤ۔ اس پیغام کے جواب میں آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیوں کے حق میں جن کا ذکر بائیبل اور قرآن شریف میں ہے ناپاک گالیاں سنائیں اور ہمارے مسلمانوں کے دلوں کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان حد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر ٹھوکریں کھا کر بھی تجھے عقل نہ آئی اور تو نے تہذیب نہ سیکھی۔ آریوں کے پریزیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تھا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران میں بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتوں پر آریہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں آریہ صاحب نے پہلے اپنی من گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب میں یہ شرائط ہونی چاہئیں۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہیں زند وستا اس سے بھی پرانے ہیں اگر بالفرض پرانے ہوں بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت میں وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزاروں سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آسکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو۔ اگرچہ ویدوں میں باپ دادوں کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہیں۔ مگر کیا خدا تعالیٰ دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہاں اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب میں کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیوں ناآگاہ نہیں اور ان کا ذکر اس کے کلام میں کیوں اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس میں خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار میں ریل کا ذکر کیا تھا کہ ایسی سواری یورپ میں ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن میں پہنچ سکتے ہیں تو اس پر بڑا ٹھٹھا اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ میں یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اور نئے موجد اسی کو عین قانون اور سائنس بتلاتے ہیں۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل میں آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئی بتلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ ماں اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں انسان خدا نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کر دیے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہ ہوا لیکن حضرت عیسیٰ کی ولادت قابل اعتراض ہو گئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ جس پر نازل ہوں وہ پوتر اور پاک ہوں۔ وید کے رشیوں کی تو کچھ خبر نہیں کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن شریف میں مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیاں سنائیں۔ کہ الامان! اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دیے جا چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریریں پیش کی تھیں اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندھی تھی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزار دہ الفاظ میں مناسب تھا۔ کیا ایسی تہذیب کو دل میں رکھ کر انہوں نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہو گی۔ کیا انہیں گالیوں کے سننے کے واسطے ہم مسلمانوں سے فی کس ۱۲ وصول کیے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکھانے کے واسطے ہم لوگوں کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تھا کہ ہم اپنے کاموں میں حرج کر کے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کر کے اپنے مقدس باپ دادوں کے حق میں ناپاک کلمات سنیں۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بے باکی سے باز نہ آئی۔

ایک تھری نشان

۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب میں پڑھا جا رہا تھا اور اس میں آیندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تھی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۳ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہم نے لاہور میں محسوس کیا تھا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو دھکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تھا۔ اگر ایک دھکہ اور لگتا تو یقین تھا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی تھیں مسمار ہو جاتیں۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معضوب ہو گئے ہیں۔

اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس زلزلہ سے چمبہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگروٹہ کے قریب بہت سے گھر گر پڑے ہیں اور کانگڑہ میں سات مختلف مقامات سے شعلے سے دھوئیں کے بادل اٹھے۔

کہاں گئے پروفیسر اومیدی صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہاں کسی زلزلے کا خوف نہیں۔ کیا پروفیسر جاپانی کی بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام۔؟

وی پی آ رہی ہیں

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہو گا وی پی مبلغ للعہ کا ہو گا لیکن جو صاحبان دنیوی خبروں کا حصہ نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مطلع فرما دیں انکو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کیمتعلق مفصل صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۶	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلے کے بعد یا دوران الطبع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسری خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی اشتہار کا مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی اشتہار کو بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

رسید زر

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۱۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۶ " " ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۱۵ر
۲۶ " " ۵۴۳ - عبد اللہ صاحب ے/
۲۸ " " ۲۸۹ - ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ے/
۲۸ " " ۱۸۲۷ - ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب للعہ/
۲۸ " " - عنایت اللہ صاحب ۲ر
۲۸ " " ۱۵۵۶ - سید ولایت حسین صاحب ۶ر
۲۸ " " ۱۱۳۸ - محمد شفیع صاحب ے/
۲۸ " " ۱۱۸۱ - مولوی رحیم بخش صاحب ے/
۲۸ " " ۱۵۳۴ محمد عبد اللہ صاحب ۶ر
۲۸ " " ۱۳۳۰ - سید رحمت علی صاحب ے/
۲۸ " " ۱۳۳۴ - عبد الرزاق صاحب ے/
۲۸ " " ۱۵۶۷ - بابو وزیر محمد صاحب ے/
۲۸ " " ۱۹۴۲ - فضل الٰہی صاحب ۸ر
۲۹ " " ۱۵۸۳ - احمد یار صاحب ۶ر
۳۰ " " ۱۹۳۸ - احمد صاحب ۶ر
۳۰ " " ۱۹۱۲ محمد ابراہیم صاحب ۷ر
۳۰ " " ۱۴۳ - غلام حیدر صاحب ے/
۳۰ " " ۱۵۷۵ - ملک غلام محمد صاحب عہ/
۳۰ " " ۱۵۰۵ - غلام محمد گوندل للعہ/
۳۱ " " ۱۷۷ - منشی نواب خان صاحب ے/
یکم نومبر ۱۹۰۷ء - ۱۵۶۵ - عبد المنان صاحب ۸ر
" " " ۱۳۱ - چودہری کرم الٰہی صاحب ۶ر
۲ " " ۱۶۱ زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ/
۲ " " ۱۹۲۴ زین الدین بحساب ۱۹۲۴ ے/
۴ " " ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام
۴ " " بابت ۱۲۵۴ و ۱۳۱۰ و ۱۰۵۱
۴ " " ۷۶ - مرزا محمود علی صاحب ے/
۴ " " ۱۲۰۳ ملک مولا بخش صاحب ۶ر
۴ " " ۱۳۶ - محمد رضوی صاحب ے/
۴ " " ۱۰۰۱ - پیر برکت علی صاحب عہ/
۵ " " ۱۱۴۶ - عبد الحی خان صاحب ۸ر
۵ " " ۱۸۳۶ - شادی و غلام محمد صاحب ۱۲ر
۵ " " ۲۳۹ - سید احمد حسین صاحب ے/
۷ - نومبر ۱۹۰۷ء - ۱۸۱۶ - حکیم احمد دین صاحب ے/
۷ " " ۱۶۹۳ - خدا بخش صاحب ۸ر
۷ " " ۱۵۹۷ راجہ شیر محمد خان صاحب ے/
۷ " " ۱۸۳۲ - گل محمد صاحب ے/
۷ " " ۱۸۳۴ - سید محمد اسمٰعیل صاحب ۶ر
۸ " " ۵۲۳ - چودہری حسین بخش صاحب ۸ر
۸ " " ۳۷۷ - غلام نبی صاحب عہ/
۹ " " ۱۶۳۲ - مولا بخش صاحب ے/
۱۱ " " ۱۵۱۳ - مولوی کرم دین صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۵۱ - محمد نذیر حسین صاحب عہ/
۱۱ " " ۸۲۶ - محمد سعید صاحب ے/
۱۱ " " ۳۲۴ - مولوی سراج الدین صاحب ے/
۱۱ " " ۱۸۳۰ - نور عالم صاحب ے/
۱۱ " " [illegible] صاحب ے/
۱۲ " " ۱۰۴۵ - بدر بخش صاحب ۶ر
۱۲ " " ۱۵۲۶ - میاں عیسیٰ صاحب کشمیری ۶ر
۱۲ " " ۱۱۴ - ڈاکٹر محمد علی صاحب ے/

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۲۰۰ کے۔ ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہ/۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں۔ بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سر دست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے۔ ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہ/ پر ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ کے عوض روانہ کیجاویگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل العصائی مترجم اردو۔ الاستخلاف رد شیعہ۔ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا سن۔ چشمئہ مسیح۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ/ اور کمیشن ار کتابوں پر ٹکٹ ہر حال ہم لگائینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ صرف دو سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی نوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین - وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین -

۹ - گورسیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین -

اکمل آف گورسیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم - ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو -

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے - مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۰ یا ۱۸ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو - بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی عہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو - خط ملفوف ہو

المشتہر - عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ - اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضرور ہدایتین دی ہین -

قیمت ۲/

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جسمین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے - قیمت ۸/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

البرہان الصحیح فی تائید المسیح مصنفہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ... [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی - اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے - چونکہ اس مین جو پیشگوئیاں ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے -

مجلد ۱۲/ غیر مجلد ۱۰/ ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۵/

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے - کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین گی -

قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین - قیمت ۱/

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم بچون کیلئے نہائت مفید ہے قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۸/

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم - آریہ مذہب کے رد مین ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید حصہ سوم ۲/

ایک سچی شہادت

دماغی کامون کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ مین فرق آنے لگا تھا طبیعت مین تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائین طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہین انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کے گئے لیکن بہت کم فایدہ مند ہوئے یا عارضی فایدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال مین نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہون ان گولیون کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئین میرے تجربہ مین ان گولیون سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہین آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستون نے ان گولیون کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ مین نے - مین حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہون کہ انہون نے مجھے ایسی دوائی دی -

راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل اسسٹنٹ جناب جوڈیشنل کمشنر صاحب سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیان تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہین اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق مین بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہین جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت وحساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہون اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہون انشاء اللہ ان گولیون کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹون کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاوے گی - یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کیحالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے - قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ برین اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہائت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہین از انجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھل - خارش چشم - رتہ - آنکھون سے پانی جاری رہنا - تیج پن - اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ ۸/ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرحہ فیبکس عگار سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۸/ سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جسمین ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو نشست پہلو اور معدہ مین گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۸/

پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہون محصول وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دیسنگہ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا